

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب انسان کی ہوا خارج ہو تو کیا اس سے استنجا کرنا واجب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

! الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: دبر سے ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

((لَا يَنْضَرَفُ حَتَّى يَلْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)) (صحیح البخاری، الوضوء باب لا یتوضا من الشک حتی یتیقن، ح: ۳۷۰ و صحیح مسلم، الحيض، باب الدلیل علی ان من تيقن الطهارة ثم شك في البدرت فله ان یصلی بطهارته تک، ح: ۳۶۱۔)

”اس وقت تک نماز نہ پھوڑے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا بدبو نہ محسوس کر لے۔“

لیکن اس بنیاد پر استنجا یعنی شرم گاہ کو دھونا واجب نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں کوئی ایسی چیز خارج نہیں ہوتی جسے دھونا لازم ہو، البتہ ہوا خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جائے گا، لہذا انسان کے لیے وضو کرنا ہی کافی ہوگا یعنی کلی اور ناک صاف کرتے ہوئے منہ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کو دھولے، سر اور کانوں کا مسح کرے اور ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھولے مراد یہ ہے کہ پورا وضو کرے۔

میں یہاں ایک مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں جو بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں اور وہ یہ کہ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ جب نماز کے وقت سے پہلے بول و براز کر کے استنجا کر لیتے ہیں اس کے بعد پھر وہ جب نماز کے وقت وضو کرتے ہیں تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت دوبارہ استنجا یعنی شرم گاہ کو دھونا ضروری ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے اس لئے کہ انسان جب قنائلے حاجت کے بعد شرم گاہ کو دھولے تو اس سے وہ مقام پاک ہو گیا اور جب وہ پاک ہو گیا تو پھر اسے دوبارہ دھونے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی معروف شرائط کے ساتھ استنجا یا ڈھیلے استعمال کرنے سے مقصود مقام کو پاک کرنا ہے لہذا جب وہ پاک ہو جائے تو دوبارہ اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس سے دوبارہ کوئی چیز خارج نہ ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 197

محدث فتویٰ